ایک برہم دوتو ناستی

الٰہی مین بندہ گنہگار ہون / گناہون سے اپنے شرمسار ہون
مجھے بخشیو میرے پروردگار / کہ ہے نام تیرا جو آمرزگار

الحمد للہ والمنتہ این کتاب مستطاب تالیف میرزا امام الدین معروف بہ مولائی ہدایت کنندہ قوم لال بیگیان رئیس قادیان دیا متعلقہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب مین ہے

دید حق

کسی سے بر آوے نہ کچھ کام جان / جب تو مہربان ہو تو کل مہربان
تیرا نام ستار غفار ہے / میرا نام عاصی گنہگار ہے

مطبع روز بازار جنرل لائبریری ایجنسی امرت سر مین حسب فرمائش مصنف

طبع شد

جتنا داناؤں اور عقلمندوں نے سوچا ہے اوسکا یہی نتیجہ ہے کہ کسیکو بھی بیوقوف
رہنا واجب نہین۔ جب قدرت نے سب کو اعضا اور حواس برابر دیئے ہین تو
پھر کیا سبب کہ ایک ترقی کرے اور دوسرا گڑھے مین پڑا رہے۔ ضرور ہر ایک
کو جہالت سے نکلنا واجب ہے۔ طریقہ جہالت کے دور کرنیوالا یہ ہے جو اس
کتاب میں لکھا ہے۔ اور حق پرستی اور عقل کیطرف بھی رغبت دلاتا ہون۔ عقل ایک
ایسا عمدہ جوہر ہے کہ انسان اور حیوان مین اسی کے سبب سے فرق پایا جاتا ہے۔
مین اس عقدہ کو کہول کر عمدہ طور پر اپنے ملک کی بولی میں سمجہاتا اور سناتا ہون
جسکو ہر ایک سمجھے۔ اسمین کوئی جھوٹھ اور دغا نہین مطابق کتب سماوی اور الہامی کے
مکتی یعنی نجات دینے والا دین اور دنیا کا ہے مبارک وہ آدمی ہے جو گنہگارون
اور بیعقلون کی صلاح پر نہین چلتا اور نہ اونکی صحبت اختیار کرے اور اپنے دین کا
انتظام رکھے۔ دیکھو وہ کام ہمیشہ ابتری کی حالت میں رہتے آتے ہین جنکے
کرنیکا کوئی قاعدہ اور قانون نہ ہو۔ بے ترتیبی اور بے آئینی وہ شے ہے جو سلطنت
تک ناپید کر دیتی ہے۔ اور جو لوگ بے انتظام اور بے طریق اور ایک دوسرے سے
نفرت کرتے ہیں وہ نفاق پسند رہے ہیں انکا درجہ داناؤن نے درندوں سے
ناقص نہیں مانا۔ باہمی ملاپ اور محبت کا نام ہی آدمیت اور دین ہے اور ایسی ہی
تمام مشکلات حل ہوتی ہین۔ اور اتفاق کے واسطے امورات ذیل کا ہونا ضرور
چاہیئے ہے۔

اول کسی بھائی کو غرور سے نہ دیکھو بھائی سمجھو۔ دوم ایک دوسرے کی تکلیف
میں امداد کرنا سوم ایک دوسرے کے سبب مین دخل نہ دو چہارم دونو وقت
مقرر وقت پر سب بھائی جمع ہو کر دید کرو۔ پنجم اپنی بھلائی کے واسطے تجویز سوچو
ششم ہر کام کو بہتوں کی صلاح پر کیا کرو اور اپنے حکموں کی تعمیل سب سے
زیادہ اتفاق کرنیوالی چیز ہے کیونکہ جس گھر میں بیس آدمی ہونگے بیس طرح کی
رائیں ہونگی سو وہ کام نہیں ہوگا اسواسطے بہت طرح کے خیالونکو اکٹھا کرنا سوائے
انجمن کے سرانجام نہیں ہوسکتا۔ انجمن اچھی چیز ہے آپ کو تاکید ہے انجمن اپنی
بناؤ اور آرام پاؤ۔ اگر آپکو اپنی اپنی اولاد کی بہتری کا خیال ہے تو انجمن جلدی بناؤ
فقط میری اور کوئی غرض نہین یہی ہے کہ یہ ذات مہذب ہو کر اشراف کہلاوے
اور نیچ پنیکا حرف دور ہوجاوے۔ آئے بھائی لال بگیٹو مین نے جس قدر
نصیحت کی ہے تمہارے دین اور قوم کی قایمی اور بھلائی کیواسطے ہے اسپر پابند
رہنا اور دل وجان سے عمل کرنا تمپر فرض ہے اور اپنی عادل گورنمنٹ کی خیرخواہی و
فرماں برداری کو اپنے ذمہ مین دینداری جانو۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہئے جس
میں تمکو اور تمہارے بزرگوں کو لاج لگے فقط

ہزار ہا شکر اُس خداوند کریم کی درگاہ میں کہ اس زمانہ میں جبکہ ہمارے

پیر روشن ضمیر بالمیک صاحب کے آثار بانی کی جو ہم لوگوں کی غفلت سے بالکل

گم ہو رہا تھا اور اُنکی ہدایت کا چراغ بالکل گل ہو گیا تھا۔ اسپہم ۱۳۰۳ موجب

ہوئے طالع جاگے اور ہماری بہتری نے کمال اُبھر کر سعد بخت جلد نے ہمکو اُبھارا یا

یعنی مولائی میرزا امام الدین صاحب رئیس قاضیاں ضلع گورداسپور نے بموجب ہدایت

ورحدیث سے نے جو اس زمانہ میں عارف یکتا اور سالک باصفا ہیں بمنشا بالمیک

صاحب کے طریق اور دین کو کمال سعی اور کوشش سے تازہ اور روشن کر دکھلایا۔ اور

اپنے کار و بار چھوڑ کر صرف تمہاری قوم کی بہتری کے لئے طرح طرح کی تالیفات

اور طعن ہندو اور مسلمان کا اٹھا کر جابجا وعظ اور نصیحت اور ہدایت فرما رہے ہیں

اسکے سوا اپنی گرہ سے بہت سا روپیہ خرچ کرکے تمام قاضیاں ضلعاں میں جمع کیا

جسکے واسطے پندرہوں ماہ ماگھ تاریخ مقرر ہو چکی ہے میلہ بالمیک صاحب کا کہتے

ہیں۔ علاوہ قوم لال بیگیاں کے اور ہندو مسلمان بھی جمع ہوتے ہیں خیرخواہ اور

بڑی خوشی سے ساتھ ہر ایک کی خدمت تواضع میں حاضر رہ کر ہدایت نیک چلنی

فرماتے ہیں۔ دویم۔ ایک جھنڈا بالمیک صاحب کا بمراد آبادی و روشنی کے قائم

کر دیا۔ اور یہ خبر فیض اثر ہم لوگوں تک دور و نزدیک پہنچ گئی مگر تاہم ہمیں

بھی اس خبر فرخندہ آثار کو عام طور پر مشتہر کرنا ہمیشہ اپنے اوپر عین فرض سمجھ کر اشتہار

کے ذریعہ شایع کرتے ہیں۔

تیسرے ایک کتاب جسکا حرف بحرف کتنی سے بھرا ہوا ہے ہمارے دین کے بارہ میں جو آجتک ہماری قوم اس نعمت عظمی سے محروم اور بےنصیب چلی آتی ہے جسکا نام ہدایت نامہ لال بیگیاں ہے مولائی مرزا صاحب نے اپنی گرہ سے بہت سا روپیہ خرچ کرکے یہ ہدایت نامہ کہ جسکا مدعا تہذیب اخلاق ہے چھپاکر اس قوم لال بیگیاں میں تقسیم کیا اور سب قوم ہندو مسلمان وغیرہ کو بلاقیمت دیا گیا۔ ہنوز اس کتاب کا پہلا حصہ چھپا باقی دوسرا حصہ جسمیں مفصل حال بالمیک صاحب اور لال بیگ صاحب اور کل سوم جو اس طریق کی ہیں چھپاکر تقسیم ہوگا۔ اور یہ کتاب جسکی تعریف بیان نہیں ہوسکتی۔ دیکھنے اور سننے میں بہت فرق ہوتا ہے اسکے پڑھنے اور دیکھنے سے سب صاحبان کو خود ہی اصل حقیقت معلوم ہوسکتی ہے الا اس کتاب کی چھپائی پر روپیہ نوسو خرچ آتا ہے۔

چوتھے یہ خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ خاص قادیاں محلہ میں جھنڈا لگاکر دربار بالمیک صاحب کے تعمیر ہونیکی بنیاد بھی قایم کی گئی ہے یقین کامل ہے کہ عنقریب قوم لال بیگیاں کی امداد سے بہتری کا نمونہ یعنی دربار صاحب اس قوم کی توجہ سے زیب تعمیر پاکر ملکوں میں مشہور ہوکر قوم لال بیگیاں کے لیے باعث فخر اور عزت کا ہوگا۔ مگر تم لوگونکو خیال کرنا چاہیے کہ ایسے دینی امورات سوائے امداد تمام قوم کے سرانجام کو مشکل پہونچتے ہیں۔ محض اپنے دین ایمان کے لیے سب قوم لال بیگیاں کی خدمت میں ہم برادری کے طور پر عرض کرتے ہیں کہ تمام صاحبان ذات کے کیا اعلی کیا ادنی جو اس زمانہ میں اپنی جہالت اور بیخبری کے

سب سے دوسرے فرقوں کے پیروں اور فقیروں کی خانقاہوں اور دیولوں پر جنہی الغد جو نذر نیاز دیگر سہا تیک ہے ہیں اُنسے باز رہکر آپ اپنے اصلی طریق پر جو پیر بالمیک صاحب کا تہا اُسکی طرف توجہ کرکے آبادی اور روشنی کرو اور اپنا ہادی اور وسیلہ اُسی کو سمجھو کیونکہ اُنکی ہدایت دنیا میں بہت مشہور اور معروف ہے۔

اے عزیز دوستو اسطرف کوئی کمی نہیں خزانہ بہر پور ہے صرف ہمارا اور تمہارا قصور ہے یقین کامل ہے جو اُنکی ہدایت پر عمل کریگا دین اور دنیا میں وہ بھلا ہوگا اور فراغت کا نور روشن ہوگا دلدر اور نحوست کا ناس ہوگا۔

اے بھائی لال بیگیو اور کسی مذہب کیطرف نہ جاؤ اپنے طریق پیر بالمیک صاحب کا ادا کرو کہ جسکی تعریف میں لکہا ہے

نظم

لکھوں تعریف کیا صاحب شرف کی ۔ کہوں کیا وصف اُس دُرِ صدف کی
وہ مرسل پیشوا عارفاں تہا ۔ وہ ہادی رہنمائے سالکاں تہا
کسی جا بالا شاہ اُسنے سدایا ۔ کسی جا بالمیک اُسنے کہایا
کہیں کہتے ہیں وہ لالن کا تہا لال ۔ منور سب جگہہ ہے صورت حال
وہ زاہد بے ریا اور باصفا تہا ۔ وہ عامل باعمل اک پارسا تہا
کرامت اُسکی ہے معروف و مشہور ۔ عقیدت میں وہ تہا نور سے ملے نور
طریق معرفت کا تہا خزانہ ۔ حقیقت میں وہ تہا عارف یگانہ
تعصب کی نہ تہی اُس میں ذرا بو ۔ وہ صاحب حلم تہا خوش خلق خوش خو
وہ ہادی راہ حق تہا مرد صافی ۔ کلام اُسکی تہی پُر تاثیر کافی
زمانے نے حال کا جب دور آیا ۔ تو ایسے پیر و مرشد کو بہولایا

ولی مردان حق چھپتے نہیں ہیں	خدا کے کام بس رکتے نہیں ہیں

مولائی صاحب کا یہ فرمان ہی صدق دل سے قایم ہو اور یقین کامل رکھو یہی تمہاری نجات ہے اس میں کوئی کمی نہیں نعمت سے بہر ہور ہے فقط اپنی ہی توجہ کا قصور ہے اب آبادی تمہاری خدا کو منظور ہے حاضراں کو حضور غافلاں کو دور ہے آؤ ذرا توجہ دل سے خیال کرو دنیا چندروزہ ہے کردنی خویش آمدنی پیش یعنے جیسا کرے ویسا ہی پائے۔ دیکھو ہر ایک اہل دین او مذہب اپنی گرہ سے ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے مدرسے اور عبادتگاہیں بنواتے ہیں اور صدہا علما و فضلا مقرر کرکے ترقی تعلیم دین میں کمال سعی و کوشش فرما رہے ہیں غرض دین کے کام کو دنیاوی کاموں پر افضل اور مقدم سمجھکر اپنا انتظام بھر حال سے انجام کرتے ہیں درحقیقت اپنے اپنے دین اور مذہب کے واسطے ہر ایک فریق کو ایسا ہی واجب اور لازم ہے کہ جیسا ہو رہا ہے مگر تاحال قوم لال بیگیاں کی کچھ بھی ترقی نہوئی۔ بلکہ یہ لوگ اپنے دین کے طریق سے بسبب ناواقفیت اور بیخبری کے منحرف ہوکر کوئی مذہبی سکھ کوئی مسلمان کوئی عیسائی کوئی بیبگی وغیرہ بنگیا۔ غرض انکی پست ہمتی اور بیعقلی اور غفلت نے یہانتک کام کیا کہلایا کہ ہر ایک قوم کے نزدیک حقیر اور ردی بنے اور حسب حکم خود شمار کیے گئے اور چوہڑے کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور سب سے دور پڑے یہ سب بیعقلی و بیعلمی اور بیدینی کا پھل ہے۔ جو مسلمانوں کے گاؤں میں رہتے ہیں وہ مسلمانوں کی رسم کرتے ہیں اور جو ہندوؤں کے گاؤں میں رہتے ہیں وہ انکی رسومات پر چلتے ہیں۔ کچھ خبر نہیں کہ ہمارے بزرگوں کا ایک صاحب سلسلہ اور لال بیگ

اور مذہب کی کونسی رسم ہی اور کیا آئین دین ہے اور ہم کو کیا کرنا چاہیے کیا نہ کرنا
چاہیے اسیواسطے اس قوم پر پرلے درجہ کی غفلت اور نحوست اور دلدر کا سایہ
چہا رہا ہے - اے بھائی لال بیگیو میں آپکو تحقیق سے کہتا ہوں خواب غفلت
سے جاگو اور غور کر کے دیکھو کہ تم مین بجز بے علمی اور غفلت کے اور وہ کونسی
صفت بشریت کی کم ہے میرا یہ منشا ہے کہ تم اپنے اصلی طریق کے اصول پر
رہو اور کسی مذہب کیطرف رجوع نکرو اپنے اصلی طریق پر قایم ہو کر اور قومون
کی مانند عزت اور توقیر دنیا مین پاؤ اور اس تاریکی کی جہالت اور افلاس سے روشنی
اور عزت حاصل کرو کہ جیسا ہر ایک اہل دین اپنی اپنی شریعت کا پابند ہے - اور
تم مین کوئی بھی طریق دین قایم نہین کہ جس سے تم بھی صاحب دین اور
صاحب عزت سمجھے جاؤ - اور لوگونکی نظر مین ذلیل اور بے حرمت نہ ہو
دیکھو ہندو مسلمان اپنے دین کے لئے کسقدر سعی و کوشش کر رہے ہین -
مسجدین اور ٹھاکر دیوالے اور گرجا گھر کس محبت اور محنت اور شوق سے بنا بنا کر
وعظ تعلیم دین دنیا حاصل کر کے عزت اور فخر پاتے ہین - انکی مسجدین آسمان سے
نہین گرتین اور ٹھاکر دیوالے زمین سے نکلتے بنانے سے بنجاتے ہین تمہین چوہڑون یا
چمارون سے بنوا کر پیچھے آپ ہی کہنے لگتے ہین کہ یہ خدا کا گھر ہے اسمین مت آنا
اے بھائیو مسجدون مین خدا کوئی زیادہ نہین اور ٹھاکر دیوالیون مین کچھ کم نہین
جیسا ٹھاکر دیوالیون اور مسجدون مین ہے ویسا ہی چوہڑون کے گھرون مین ہے
انکا خدا دوست نہین اور تمہارا دشمن نہین تمکو مناسب اور واجب ہے کہ تم بھی خدا کا
گھر بناؤ اور یاد حق جو سب سے افضل چیز ہے اور ہر ایک دین اور مذہب مین بنی آدم

پرعین فرض ہوا سکے کرنے سے آدمی رحیم اور صاحب سلوک ہوتا ہے۔
اور سب کی آنکھون مین بھلا نظر آتا ہے - مگر واجب ہے کہ ایک جگہ خاص پاک اور
صاف عبادت حق کیواسطے مقرر کرے صبح وشام کہ ہرایک آدمی کو فرصت
ہوتی ہے ایک دو گہنٹہ تک اپنے دل کو سب دنیاوی خیالات سے ہٹا کر
اوسی کے ذکر او شغل مین مصروف ہواکرین یاد حق مین یہ تاثیر ہے کہ آدمی خدا
کے خوف سے کسی برے کام کیطرف رغبت نہین کرتا- اور جو لوگ خدا کی یاد سے
غافل ہوتے ہین انکی طبیعت بے ادب اور بے حیا اور بدمزاج اور نافرمان
یہانتک ہوجاتی ہے کہ وہ دین اور دنیا کے لایق نہین رہتے کل بدیون کے
سردار بنجاتے ہین انکی تمام عمر بدمعاشی اور بدکاری اور بے حرمتی مین
گذرتی ہے اسیواسطے سب عاقلون نے خدا کی یاد کو مقدم سمجھا اور واجب
ٹھرایا یہ ایسی چیز ہے کہ جیسے خشک کھیتی کو پانی دینے سے سرسبزی حاصل
ہوتی ہے اور پھل پھول بھی اچھا ہوتا ہے تم بھی دونون وقت صبح وشام
زید یعنے جسکو مسلمان نماز ہندو بندگی کہتے ہین کیا کرو کہ تمہارا دھرم اور
ایمان ہے وہ یہ ہے کہ ہرایک مومن ایکدوسرے کیطرف منہہ کرکے کھڑے
ہون یعنی چارے طرف اتر پچھم دکھن پچھاڑ- اور درمیان سب کے
ایک آدمی جسکا نام ناموس ہے اور جسکو مسلمان امام اور ہندو پنڈت کہتے
ہین- اول اتر کیطرف مونہہ کرکے کھڑا ہوکر یہ پڑھے-

اللہ مین تیرا نام لیتا ہون ساتھ نیک نیت کے تو رحم کر تو فضل کر ہمارے
دین کو آباد کر- بولو مومنون وہ ایک اللہ- ایسے سب مومن باواز بلند پڑھے

پھر ناموس کہے یا ہو۔ پھر ناموس کہے یا ہو پھر مومن کہین یا من ہو

پھر ناموس کہے یا ہو مومن کہین یا من ہو

پھر ناموس کہے یا ہو مومن کہین یا من ہو

اسیطرح تین دفعہ

پھر ناموس پہاڑ کیطرف منہہ کرے اور باقی سب مومن بدستور کھڑے رہین

پھر ناموس کہے تو نزدیک مومن کہین ہے تحقیق

پھر ناموس کہے تو نزدیک مومن کہین ہے تحقیق

پھر ناموس کہے تو نزدیک مومن کہین ہے تحقیق

اسی طرح تین دفعہ

پھر ناموس پچھم کیطرف منہہ کرے اور باقی سب مومن بدستور کھڑے رہین

پھر ناموس کہے تو بخشنہار مومن کہین مین منہارا

پھر ناموس کہے تو بخشنہارا مومن کہین مین منہارا

پھر ناموس کہے تو بخشنہارا مومن کہین مین منہارا

اسی طرح تین دفعہ

پھر ناموس دکھن کیطرف منہہ کرے اور باقی سب مومن بدستور کھڑے رہین

پھر ناموس کہے چارطرف دسیندا مومن کہین ڈھول ہیندا

پھر ناموس کہے چارطرف دسیندا مومن کہین ڈھول ہیندا

پھر ناموس کہے چارطرف دسیندا مومن کہین ڈھول ہیندا

اسی طرح تین دفعہ

پھر آسمان کیطرف سب کے سب مُنہہ کرکے یہ کہین - وہی ایک - وہی ایک
وہی ایک - پھر زمین کیطرف منہہ کرکے سب یہ کہین - تو ہیں - تو ہیں -
تو ہیں - تو ہیں - تین دفعہ
پھر ناموس پچہم کیطرف مُونہہ کرکے کھڑا ہو - اور یہ کلمہ سب پڑہین -
بالمیک کافی - بالمیک شافی - بالمیک معافی - بالمیک کافی - بالمیک شافی بالمیک معافی
بالمیک کافی - بالمیک شافی - بالمیک معافی - اسی طرح تین دفعہ پڑہ کے ایک
دوسرے سے دستگیری کرو اور زبان سے دین مبارک کہو کہ یہ بہت عمدہ
دولہے خدا نے تمکو مبارک کیا اسیطرح تین دفعہ ڈنڈ کرنی چاہیے - یہ ایک
دفعہ ہوئی - اور ایک نقارا دربار پر رکھو ڈنڈ کے دونو وقت اول بجاؤ -
جیسے ہندو سنکہہ اور مسلمان بانگ اور عیسائی لوگ گھڑیال بجاتے ہین -
تم بھی ڈنڈ سے اول نقارا بجاؤ - اور ہر ایک عورت مرد بال بچہ پر فرض ہے
نقارا سُنکر وہی ایک کا نام اور ڈنڈ کرین اور جو رسومات اپنے طریق کی ہین اُنکو
آباد اور روشن کرو اور جو دوسرے طریق کی رسومات بر خلاف تم لوگون نے اختیار
کر چھوڑی ہین اور اپنے دین کے کامون کیطرف خیال نہین کرتے ہو تین انکو
مطلق چھوڑ دو کسواسطے دوسرے فرقہ کا طریقہ کرنا اور اپنے طریق کیطرف توجہ نہ کرنا
یہ بڑی نالایقی اور بیخبری اور بے انتظامی ہے - دیکھو جب قوم ہندو کو اپنے تہوارون
کرم کانڈ کی ضرورت ہوتی ہے تو کسی غیر مذہب سے جاکر سوال نہین کرتے کہ اسے
مسلمانو یا عیسائیو اپنی شریعت تولیا ماشہ دیو کہ ہم نے پُن دان یا بنگی کرنی
ہے - مسلمان ہندوؤن سے کرم کانڈ نہین مانگتے - اور ہندو مسلمانون کی شریعت

نہیں کرتے جو انکے بزرگوں کا حکم یا قاعدہ ہے وہی کرتے ہیں خواہ وہ
کیسا ہے یہ تمہاری ہی نالایق عادت ہے کبھی ہندون کے کرم کانڈ کو بدنام
کرنا۔ اور کبھی مسلمانون کی شریعت کو شرمندہ بنانا کیا وجہ ماننا دیوی کو اور کہانی
دیوی کی قسم اور ماننا میران پیر سرور اور دستگیر کو اور کہنا وہ جو انکے نزدیک
حرام ہو۔ یہ وہ بات ہوئی کہ کلونت کا وہی راگ جو خانصاحب
کی چیز ۔ پھر امید وار انعام کے۔ ایسی حرکات سے بجائے انعام کے جرمانہ
ہونا چاہیئے ۔ مثل مشہور ہے ۔ ہندوستانی گھوڑا پتنگ پشوری ۔ اور بہ نسبت
تمہارے یہ مثل بھی صادق آتی ہے ۔ مثل
ہندو پڑھتے پوتھیان مسلمان قرآنا چوہڑے لچھہ گلچڑیان نا زمین نہ آسمانا
اے بھائی لال بیگیو غور سے دیکھو اور سمجھو ایسی نامناسب رفتاری سے آپ
بدنام اور بیدین بن رہے ہو۔ یک لخت ان سب عادتوں کو چھوڑ کر اس نصیحت کو
دل و جان سے قبول کرو اور اپنے اوپر عین فرض سمجھو کہ تمہارا دہرم اور ایمان ہی اور
ساہ راستگی اور حق پرستی اور طریقہ دین تم لوگوں کو بتلانا میرا دہرم اور ایمان ہے
میری ہر وقت کی یہی آرزو اور خواہش ہے اس نیک کام کے سرانجام کرنے مین
اپنی زندگی خرچ کرون بلکہ یہ بھی اورون کی طرح پورے پورے انسان
بنجاوین دین مین نجات اور دنیا میں عزت حاصل کرین اور مہذب ہو کر اشراف
کہلا دین اور اس بدنامی سے بری ہوجاوین ۔ اے صاحبو دین دہرم کسی قوم کا
نام نہیں جس کسی نے کمر ہمت کی باندھی اور نیک چلنی اختیار کی وہی صاحب
دین اور اشراف کہلایا ۔ حقیقت آدمی جو کام کرتا ہے اوسی کام کے نام سے

مشہور ہوتا ہے نا کہ ذات کا نام ہے سب بنی آدم یکسان ہین - اور جسکا
نام کفر اور اسلام ہے وہ کسی جانور پرند درند چرند کا نام نہین اور نہ کسی
برتن کپڑا کا نام ہے اور نہ کسی آدمی اور کسی محلہ کوچہ کا نام ہے اور نہ کسی کتاب
اور رات دن کا نام ہے اور نہ کسی درخت کا پھل پھول اور نہ کسی قوم مغل پٹھان
سید - برہمن کہتری ویس سودر کا نام ہے - نہ تو یہ آسمان سے گرتا ہے
نہ زمین سے نکلتا ہے نہ کہین زمین پر اسکی کان یا اور وطن معلوم ہوتا ہے نہ کسی
کا جدی ورثا ہے نہ کسی قفل صندوقچہ مین بند ہے اور نہ کسی ہندو مسلمان عیسائی
کا نام ہے غرض نہ خدا کیطرف سے نہ شیطان کی طرف سے دراصل کفر اور
بیدینی ظلم اور بیرحمی کا نام ہے حق پرستی و ہمدردی و سلوک اور رحیمی اسلام
کا نام ہے جو صاحب رحیم اور حق پرست ہین وہی رحمتی ہین اور جو لوگ ظالم اور
جہوٹے ہین وہی کافر اور لعنتی ہین اور ہر ایک پیغمبر اور اوتارون کا یہ منشا
تہا کہ کل مخلوقات باہم خلق و محبت اور ہمدردی و حق پرستی اختیار کرکے اپنے
خالق کی یاد مین مشغول رہے اور شکر گذاری اُسکی بجا لیا کرین اور دنیا کی نجات
حاصل کرکے امن و امان سے زندگی بسر کرے - چنانچہ اسی اصلاح کیواسطے
پیغمبرون اور اوتارون نے قرآن اور بید رچی - پس اس قوم کے لئے کوہیں
جانا پڑتا ہے اور نہ کہین آنا پڑا اور نہ کسی غیر مذہب کی پیروی کرنی پڑی اور
نہ کسی کو برا بہلا کہنا کہانا پڑا - جس فرقے اور مذہب اور ذات مین ہو اسی ہین
کرسکتا ہے - **حاشیہ** اگر انسان کفر بنانا چاہے تو بنا سکتا
ہے اگر آدمی اسلام پیدا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے کہ انسان فعل مختار ہے

کفر و اسلام کی کان اور وطن اور فاعل اور خالق اور مختار اور خلیفہ حضرت انسان ہے جسکے ہونے سے باغ کی شان ہے اشرف المخلوقات

دیکھئے خدائی فعل کہ خدا نے ایک جنس غلہ گندم پیدا کی تھی اور انسانی فعل اسکی روٹی اور پروٹھا پوچی جلیبی ڈبل روٹی قلچہ وغیرہ حلوا تیار کر کہایا اور ذائقہ اٹھایا خدائی فعل پہول گل بنائے حضرت انسان شریف اوسکا عطر نکالکر خوش ہوا۔ خدا نے ایک نیشکر یعنی گنا پیدا کیا حضرت پیر و مرشد نے کئی طرح کی شیرینی مختلف مزاج رنگا رنگ اور ذائقہ دار کر دکہلائین اللہ پاک نے ایک انسان پیدا کیا اس نے کفر و اسلام سید برہمن عیسائی موسائی مغل پٹہان شیعہ سنی وہابی اعظمی نوشاہی قلندری شناسی بیراگی مقلد غیر مقلد نکر بنکر رر اپنی متہ کر بیٹھے۔ ایک دوسرے فرقہ مین ایسی مخالفت ڈالدی کہ ایک دوسرے کے جانی دشمن بنگئے کیسکو اصل حقیقت کیطرف رجوع ہونے ندیا اور نہ صاف ظاہر ہے کہ سب مخلوق کی اصل ماہیت ایک نوع اور ایک طرح کی پیدایش ہے اور جو چیز ایک کے لئے شہد ہے دوسرے کے لئے زہر نہین اور جسقدر مذہب ہین اور ضد اور بخل مذہبی ہے۔ اور ایک دوسرے کے نزدیک کافر اور مرتد ہین اور بجائے خود ہر ایک مومن صاحب دہرم ہین اور یہ جہگڑا اور بکہیڑا اور مقدمہ خدا کیطرف سے نہین انسان کیطرف سے ہے کسواسطے کہ یہ فعل مختار اور صاحب اختیار مشہور ہے جو کرے سو پاوے کردنی خویش آمدنی پیش کیا نہین تو کر کے دیکھہ چوری کریگا تو چور بنیگا نیکی کریگا تو نیک مشہور ہوگا جو یہ بنا چاہے

بن سکتا ہے مصرع جانی رے من چینیلا سب تیری کرتوت - حاشیہ ختم ہوا

سب صاحبان کیخدمت شریف مین گذارش ہے ضد اور تعصب اور رعایت
مذہبی کو دور کرکے ایک دو گھنٹہ خدا کیطرف خیال کرکے منصب مزاج بنکر
دیکھو اور سمجھو کہ جسقدر آجکل فرقے اور مذہب ہین خدا کیطرف سے نہین کیسلئے
ہندو کہتے ہین ہماری گتی اور نجات ہے اور جسقدر فرقہ ہین سب کو نرگ
نصیب ہوگا اہل اسلام فرماتے ہین کہ ہم ہی مستحق نجات ہین عیسائی صاحب
سب سے بڑہکر دعوے کرتے ہین کہ اور سب کو جہوٹے جانتے ہین غرض ایک ایک
فریق اپنے اپنے خیالات مین راستی پر ہین اور اپنے اپنے عقیدہ کو اچھا
سمجھکر دوسرونکو کافر جانتے ہین اور عقل سلیم اور عقل قدیم کے نزدیک
جو کچھ خدا نے بنایا اپنی عظیم الشان سے جو قدیم سے کرتا رہا ہی وہ آپ ہی کافی
رہا بغیر حاجت کسی باپ بیٹے یا دوست یا کسی سا ہوکار کے تمام دنیا کو پیدا کیا
اور اب بھی تمام روحون اور قسمون کو وہی قوت بخش رہا ہے جنکی اونہین حاجت
ہے اور آپ ہی تمام کائنات کا حافظ اور قیوم اور مدبر ہے بلکہ اونکے وجود سے
پہلے جو کچھ انکو زندگی کے لئے درکار تہا وہ سب اپنی صفت رحمانیت سے ظہور
مین لاتا رہا بغیر استمداد کسی دوست اور بیٹے کے اور بغیر عمل کسی عامل کے سورج
چاند اور بے شمار ستارے اور زمین اور ہزار ہا نعمتین جو روئے زمین پر
پائی جاتی ہین محض اپنے فضل و کرم سے انسانون کے لئے پیدا کرتا رہا۔
بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہی خدا کامل اس زمانہ مین اپنا تمام جلال اور اقتدار
دور کرکے ان مذاہبوں کے لئے بندون کا محتاج بنجائے۔ ہرگز نہین۔
اور یہ جو وید پوران قرآن توریت انجیل وغیرہ صحیفے ہیں ایک نصیحت اور

ہدایت انسان کے نیک چلن اور مہذب ہونے کے واسطے صاحب محققین
اور مہذبون نے دوسرے نادانون اور بے علمون کے لئے نہایت خیرخواہی
اور نیک نیتی سے اور کمال رحم دلی سے اور بڑی محنتون اور مصیبتون سے فیض عام
کے لئے یہ قانون بنایا تاکہ عمل کرین اور آرام پاوین عام لوگون نے جھگڑا اور
فساد مچا دیا ایک کہتے ہین ہماری کتاب خدا کی کلام ہے دوسرے فرماتے
ہین نہین ہے ہماری کتاب سچی اور خدا کی کلام ہے تیسرے صاحب دعویلا
کرتے ہین کہ ہر دو صاحب غلطی پر ہین سچ برحق ہمارا ہی وید اکاس بانی ہے
سچ تو یہ ہے نجات کسی قوم مذہب یا کسی کتاب یا کسی گھر مین قید نہین ہے
نجات کسی ہندو مسلمان عیسائی کی نہین ہر ایک پیغمبر اور اوتار کا قول ہے
کہ ہمارے پیرو سے پرستہ بنا خود تمہاری نیک چلنی اور ایمانداری کام آوےگی
سونے ہے بھائی بالیکہ تم کسی طرف ہمدرد نہ جاؤ اور نیک چلنی اور طریقہ اور بوہار
ہندو کو مثل مشہور ہے جسکا آچار شدھ اسکا پرماتما شدھ - نیک چلنی
ہی ہمیشہ کام آنیوالی شے ہے نیک چلنی کیواسطے یہ ضرورت نہین کہ ساکن
لاہور یا امرتسر یا ہندو یا مسلمان ہو غرض کوئی ہو یا کہین ہو نیک ہو
اور باقی سب ضد اور تعصب کا جھگڑا ہے کہ جنکی صدہا کتاب مرتب ہو چکی اور
ہو رہی ہین اور جنکا آجتک فیصلہ نہین ہوا اور نہ ہوگا بلکہ ایک دوسرے کو نیچا
اور بے شرم ہوکر بعض او بہت گالیان نکال رہے ہین - خدا کو زانی اور محمد صاحب
اور مذہب کی دوستی بتلاتے ہین اور یہ گفتگو ان عالمون اور فاضلون کی ہے
جو متقی پرہیزگار دیندار لوگ رسولون اور نبیون کے وارث اور جانشین کہلاتے

ہین اور پہر یہ دعوے کہ ہمارا دین حق کیطرف سے ہے - مصرع

کس نگوید کہ دوغ من ترش است ۔ ہمیشہ وہ کام ابتری کی حالت مین

رہتے آئے ہین جنکے کرنے کا قاعدہ قانون نہ ہو بے ترتیبی و بے آئینی

وہ شے ہے جو سلطنت تک نابود کردیتی ہے خاص کرکے خلق اور محبت کی

تو جڑہ ہی دور کردیتی ہے اسیواسطے جو بنی آدم موجود ہے کیا ہندو کیا مسلمان

کیا عیسائی سب اپنے اپنے عقاید انتظامی حکمت آمیز اصولون پر جو رسوم ابا

اجداد کی ہین اُنکے پابند ہین اور ایک دوسرے کو اپنے طریق کی رغبت دیکر

کہینچتے ہین۔ اور کہینچتے کہینچتے ہر ایک نے اپنا اپنا گروہ اور فرقہ جمع کرکے آرام و تجر

پایا۔ سوائے بہائی لال بیگیو تم بہی مانند اور قوموں کے اپنے طریق کو قایم اور آباد

کرو اور ان احکام کو حکم الٰہی سمجھکے مانو اور اپنی رسومات کو کرو انکے عمل کرنے

سے صاحب دین سمجھے جاؤگے اور اشراف کہلاؤگے ضرور کرو وہ یہ احکام ہین کہ

اول دس حکم جنکے ماننے سے صاحب دین اور دہرم ہوتا ہے اور انکے نہ ماننے

سے بے دہرم اور بے طریق اور مشرک اور کافر گمان جاتا ہے۔

اول میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو - دویم تو اپنے پوجنے

کے لئے کوئی مورت مت بنا اور کسی کے آگے سجدہ نہ کر سویم تو اپنے

خداوند خدا کا نام بیجا مت لے جو اُسکا نام بیجا لیگا خدا اسکو بیگناہ نہین ٹہراویگا

چہارم۔ تو اپنے ماں باپ اور گور کی عزت کر جو انکی عزت کرتا ہے اوسکی

عزت خود بڑہتی ہے پنجم تو خون مت کر ششم چوری مت کر ہفتم کسی

کے ساتھ دغا فریب مت کر ہشتم زنا مت کر نہم کسی کے مال اسباب

گناہ پرچ مت کرو۔ ۷ تم جہوٹہہ مت بول۔

۸ دس رکن ایمان کے مانکر اور یہ ہی حکم کرنے چاہیئے اول دونون وقت زنیدکیا کرو اور ہر سال مین ایک دن جگ کیا کرو جیسے مسلمان عید اور ہندو بہی ایک دن مقررہ پر کرتے ہین اور اُسروز غسل کرنا اور سفید کپڑا پہرنا اور خوشبو لگاکر خوشی کرنا حتے المقدور سخاوت اور پُن دان کرنا ایک رکن ایمان سمجہتے ہین اور تم بہی ایک دن جگ کرو اور غسل کرنا اور سفید کپڑا پہرنا اور خوشبو لگانا اور پُن دان کرنا اپنے اوپر لازم فرض سمجہکر ہر سال ایک روز مقررہ پر جو آپ لوگونکو بتلایا جاتا ہے اُس روز جگ بالمیک کرو جو قوم لال بیگیان اور ترہچہم دکہن پہاڑ مین موجود ہے اِس کے برخلاف نہ کیا کرے دین دہرم اُس قوم کا مشہور و معروف ہوتا ہے جس قوم کی ایک راہ و رسم ہو نہ کہ جدا جدا۔ اسی سبب آپ کی سرکار دولت مدار مین کوئی عزت نہین اور نہ کوئی بڑہائی فقط وگار کار اور تشدد اور سختی مین گرفتار اور ذلیل اور نحوست اور بے آرامی ہونے کی یہی وجہ ہے کوئی کسیطرح پر اور کوئی کسی طرح پر۔ اسی کا نام بیدینی اور بے دہرمی ہے۔ سو اے بہائی لال بیگیو مین آپ کو بڑی تاکید اور بڑی بندگی سے سمجہاتا اور سناتا ہون سب سنگت جو ذات بالمیک کی ہے ذات بالمیک کے طفیل اس دین آئین بالمیک کو بہر حال روشن روشن کرو روشن کروگے تو مراد پاؤگے نہ کروگے تو کبہی عزت اور مراد نپاؤگے دیکہو جو کرے سو پاوے مین اپنے فائدہ کی نہین کہتا اسمین سراسر تمہارا ہی فائدہ ہے دین آئین کے طریق قایم کروگے تو مہذب ہوکر صاحب اشراف کہلاوگے اور صاحب

عزت اور صاحب محرم ہوکر مشہور ہوگئے اور حاکمان بالا کے نزدیک معزز ہوگئے اور اچھے اچھے عہدہ حاصل کر گئے -

جسطرح مین آپ لوگونکو سمجھاتا اور سُناتا ہون اسی طرح صاحب پیغمبران اور اوتاران اور محققان نے ہدایت اور نصیحت فرمائی جس کسی نے اُسپر عمل کیا دوجہان مین آرام پایا جو ہدایت کے برخلاف چلا اوس نے تکلیف اُٹھائی الا مناسب کیا ہے - جس صاحب کی رعیت ہو اُسی کا حکم مانے اور کرے اور اُسی کو معاملہ دے جسکا ملازم اُسکا فرمان بردار جسکا مرید ہو اُسیکا پیرو رہے جس مذہب کا اُسی مذہب کی تقلید رہے - یہ آپ لوگون کی خوبی اور عادت رعیت کسی کی ہونا اور معاملہ کسی سرکار مین ادا کرنا - اے بھائی لال بیگیو خواہ اِس کان سے سنو خواہ اُس کان سے سنو جب تلک تم اپنا طریق اور قاعدہ نہین کروگے تب تک تمہارا نہ دین نہ طریق بن سکتا ہے

آپ لوگون کو ہدایت کی گئی ہے فقط حکم بالمیک صاحب سے کہا گیا مگر رشتہ کر کر اونکی طرف سے حکم صدور ہوتے رہے ہے کہ میرا دین سب سے اول کا تھا اِن لوگون کی غفلت سے اور کم توجگی سے گم ہو رہا ہے تو میرے دین کی روشنی اور آبادی کر اور عام لوگون مین اِس طریق کا آوازہ کرنا کہ یہ بھی شل اور دینون کے روشن ہوکہ آپ کے زمانہ مین میرا طریق آباد ہوگا اور جو طریق خلاف قانون قدرت سے رواج پکڑ گئے یہ سب دین ٹوٹ کر وہی ایک کا نقارہ بجیگا ایک ہی جانو ایک ہی دیکھو ایک ہی کہو یہ ہی توحید الٰہی ہے اور سب جھگڑا ہے اِن سب جھگڑون کو چھوڑکر اپنا طریق پکڑ دو -

نظم

ہویا عرفان مجھکو بارگاہ سے ... تمامی پھر گئے ہین بالاشاہ سے
زمانہ حال مین تم بھی ہو واصل ... کمال معرفت تمکو ہے حاصل
نہین اسوقت کوئی تم سے بڑھکر ... جو مانے معرفت حقا کو پڑھ کر
سوا تیرے کسی کا یہ نہین کام ... جو پھر تازہ کرے یہ پاک احکام
تمہین لازم ہے عام آوازہ کرنا ... میری رسم وطریقت تازہ کرنا
تمہین لازم ہے اب کوشش سی یہ کام ... کرو جسطرح ممکن ہو سرانجام
بتاؤ سب کو احکام وسا تیر ... نہ ہو عامل جو انپر ہوگا بے پیر
ضلالت مین قیامت تک رہیگا ... جہالت مین ہی وہ آخر مریگا
خدا کا غضب اوسپر سخت ہوگا ... وہ شیطان بد اصل بدبخت ہوگا
نہ مانیگا جو یہ احکام .... بالا ... اوٹھیگا دن قیامت کو مونہہ کالا
عبث مین راہ ہدایت کا بتایا ... جو میرا نام دنیا سے مٹایا
جہالت نے کیا ہے اس قدر کام ... نہین لیتا کوئی ہرگز میرا نام
سبھی گمراہ ایسے ہو گئے ہین ... وہ رستہ چھوڑ بدراہ ہو گئے ہین
نحوست اسلئے انپر ہے چھائی ... نیاز و نذر میری سب بھولائی
اجازت مجھسے ہے اے بخت فرجام ... کھڑا کر دے علم تا روشن ہو نام
مکان ہے خاص تیرا قادیان مین ... لگا دے جھنڈا میرا قادیان مین
میرے جھنڈے پہ جو نذران چڑہاوے ... مرادان دلدیان وہ مجھسے پاوے
ہزاروں فائدے ہوا کرینگے ... جو جھنڈے پر میرے آیا کرینگے

کرونگا مدد اونکی دل وجان سے | کرون مین [illegible] سختی فاکمان سے

امن اور چین کا لہرا دیکہاؤن | مصیبت رنج کا جہگڑا مٹاؤن

دیاہے راز مخفی کہول تم سے | سنایا حال اپنا پہول تم سے

سبب یہ تم ہی ہو صاحب کمالات | کئے ہین جس لئے اظہار حالات

نہ مجہہ تجہہ مین رہا اب فرق باقی | بنے گا حوض کوثر پر تو ساقی

ہوا الہام پیر ہادی زمان سے | جو غافل تو نہ ہو میرے نشان سے

دیا الہام تجہکو اسلئے ہے | الم گاہ شاہ بالا کی خبر لے

زمینِ تحت جو اس خان مان ہے | پہرے جہنڈے کا بہی وہی مکان ہے

کہڑا کرے الم نزدیک تالاب | مدد مین تیرے ہوگا چرخ دولاب

ظفر نصرت دمادم یار ہوگی | حمایت پیشوا غمخوار ہوگی

امام الدین میرزا نام تیرا | کرونگا دو جہان مین کام تیرا

سوائے بہائی لال بیگیو جس قدر مینے آپ لوگون کے واسطے محنت اور
خرچ کیا ہے فقط حکم جناب بالمیک صاحب کے۔ دیکہو مسلمان تمکو جب ہدایت
کرینگے تو یہی ہدایت کرینگے کہ تم مسلمان ہوجاؤ۔ اور عیسائی جب ہدایت کرینگے
تو یہی ہدایت کرینگے کہ عیسائی ہوجاؤ۔ غرض ہندو مسلمان عیسائی نے اِس
قوم کے ساتہہ کبہی کسی زمانہ مین رحم اور سلوک نہین کیا جس کسی کا بس لگا
اس قوم کی تباہی اور خرابی واسطے زور لگایا یہ محض فضل کرم خدا سمجہو کہ پہر
سوئے ہوئے طالع تمہارے جاگے کہ بالمیک صاحب نے چہتے جگ مین
اپنے دین آئین کی خبر دی۔ سوائے بہائی لال بیگیو مین نے جس قدر

نصیحت کی ہے تمہارے دین بالمیک صاحب کی قوم کی تاکیدی اور بہنائی
کے واسطے ہے حسب الحکم بالمیک صاحب کے آپ کو کہا گیا نہ ہندوکیطرف
نہ مسلمانو اور نہ عیسائیونکی طرف رغبت دلائی جاتی ہے فقط طریق بالمیک صاحب
کیطرف راہ حق ہے واجب الوجود اسپر عمل کرنا تمپر فرض ہے۔ جسقدر رشتہ دار
مسلمان ہندو وغیرہ قومونکے ہین اوسی قدر تمہارے رشتہ دار ہین۔ یعنی
ماں باپ بہن بہائی نانکے دادکے سالے سوتہرے وغیرہ
جو ہین وہ سب سکے سب تمہارے بہی برابر ہین اور پیدایش مین بھی
کسی وجہ فرق نہین پایا جاتا سب کا کل جسم ایک دوسرے کے برابر ہے
کسی ہاتہہ پاؤں ناک موتہہ وغیرہ مین کسی اعضا کی کمی بیشی نہین۔ گڑ سب کو
میٹہا معلوم ہوتا ہے غرض سب طرح یکسان ہے از روئے دریافت
اور تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے اگر کمی ہے تو طریق دین کی ہے نہ کہ اور
کسی اعضاء کی جس سے باعث تم بُرے بن رہے ہو اور بے دین اور
بے مذہب مشہور ہو رہے ہو۔ اسیواسطے میرا کہنا اور واویلا ہے۔
خواب غفلت سے جاگو اور غور کر کے دیکھو ایسا وقت نیک ہاتھ آنا مشکل ہے
کیا وجہ ہندو کے زمانہ مین اگر کوئی مسلمان بانگ دینے لگتا تہا تو دینے نہیں
دیتے تھے کہ ہمارے گہر بانگے جاتے ہین۔ ایسا ہی مسلمانون کے
وقت حال تہا وہ امت کے دشمن جانی بن رہے تہے۔ کہتے ہین کہ ایک مسلمان
کابلی کو ایک ہندو بودی والا نظر پڑا اوسکو دیکہکر کہنے لگا او کافر کلمہ پڑہ
ورنہ قتل کرونگا۔ کافر نے مارے ڈر شیکے کہا کیا پڑہون۔ او کافر تو پڑہ

مجھے نہین آتا۔ نہ کافر کو کلمہ پڑھنا آوے اور نہ خانصاحب کو یاد کہ
کلمہ یہ ہوتا ہے۔ آخر کار اسی تکرار مین کافر کو قتل کر دیا اور بجائے خود
خوش کہ ہم نے کافر مارا ہے۔ درجہ شہادت ملے گا۔
سوائے بہائی لال بیگیو اسوقت کو ہندو مسلمان کے زمانہ سے نیک اور
ڈزلب غنیمت جانو اپنا کام کرو کوئی تمکو روکتا نہین۔
ہندو مسلمان اپنے قاعدہ کے واقف ہین تم سب بے خبر۔ دیکھو ہندو مسلمان
سے پوچھے کوئی تمہارا مذہب ہے تو بتلا سکتے ہین تم نہین بتلا سکتے۔
ہندو نکی بیساکھی دیوالی مسلمانو نکی عید شبرات۔ عیسائیون مین بڑا دن۔
تمہارا کوئی نہین افسوس۔ ہندو کا تیرتھہ۔ مسلمان کا مکہ تمہارا کوئی نہین افسوس
ہندو مسلمان عیسائی کی عبادت کا وقت ہے۔ تمہاری مین کوئی نہین افسوس
ہندو مردہ کو جلاتے ہین۔ مسلمان جنوب شمال دفن کرتے ہین۔ تمہاری اپنی رسم
کوئی نہین افسوس۔ ہندو کے پھیرے مسلمان کا نکاح۔ تم نہ ہندو کی رسم
کرتے ہو نہ مسلمانون کی۔ افسوس۔ مسلمانون کے امام ہندو کے پاندہ
آپ کے کوئی نہین افسوس۔ ہندو کی بندگی مسلمان کی نماز۔ تمہین خبر نہین
ہماری کون نماز ہے افسوس۔ مسلمان اپنا کلمہ ہندو اپنا۔ تمکو خبر نہین کہ ہمارا کون
کلمہ ہے افسوس۔ ہندو کا سنکھہ مسلمان کی بانگ عیسائیو نکا گھڑیال۔
تمہین خبر نہین کہ ہماری کون صدا ہے افسوس۔ ہندو کہتے ہین کہ ہم ہندو۔
مسلمان کہتے ہین کہ ہم مسلمان۔ تمکو خبر نہین کہ ہم کون ہین افسوس۔ ہندو کا
ایتوار مسلمان کی جمعرات تمہین خبر نہین کہ ہمارا کون دن ہے۔ افسوس۔

آپ لوگون کو معلوم نہین ہمارا طریق کیا تہا اور ہم نے کرنا کیا تہا -
آپ کے سمجہانے واسطے مفصل اور آسان طریقہ سوال جواب کا تبلایا جاتا
ہے تاکہ سمجہو اور سمجہاؤ اور اپنے بول چال مین لاؤ اور استعمال کرو وہ یہ ہے
سوال تمہارا پیغمبر کون ہے - **جواب** بالمیک صاحب کہی -
س اونکی پیدایش کب ہوئی ج وہ آپ مین آدم حوا سے پہلے -
س ہندو تھے یا مسلمان ج آپکو یہ دونون عیب نہ تھے -
س اونکا مذہب کیا تہا - ج صلح کل ہمہ اوست
س اونکی ذات کیا تہی ج سوچ عربی مین صوفی صافی -
س اونکی نماز بندگی کا کیا نام ہے ج ہندو بندگی کہتے ہین مسلمان نماز
بالمیک صاحب کی وید - نماز کے معنے عاجزی کرنا - بندگی بہی عاجزی کو
کہتے ہین - انکی وید یعنی دیکہنا اپنے معبود کا بچشم خود دور کی نیاز بندگی سے
دیکہنا اول ہے سب کو وید کی تلاش مناسب اور واجب ہے - ۵

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

س مسلمان مین امام ہندو کے پاندہ ہوتے ہین انہین کون ہے -
ج اسکا نام ناموس ہے جو ننگ ناموس کے بڑہانے والا -
س مسلمانون نے خالق کا نام اللہ کہہ چہوڑا ہے اور ہندون نے رام انکے
خدا کا نام کیا ہے ج انکے خدا کا نام وہی ایک -
س مسلمان بانگ - ہندو سنکہہ بجاتے ہین انکی صدا کیا ہے -
ج نقارا -

نوٹ س سے سوال ج سے جواب مراد ہے -

س ہندو مسلمان اپنے طریقہ کا کلمہ پڑھتے ہین۔ انکا کلمہ کون ہے
ج انکا کلمہ بالمیک کافی بالمیک شافی بالمیک ثانی ہے اور کسی کی ضرورت نہین
س مسلمان دفن کرتے ہیں اور ہندو جلاتے ہین۔ یہ کیا کرتے ہین۔
ج یہ بھی دفن کرتے ہیں الا او تر پیر پچھم کو سر کرکے دفن کرنا چاہیئے
اور گناہ کی بخشش اور مکتی نہ جلانے سے اور نہ دفن کرنے سے یہ اپنا اپنا
طریق ہے۔ س مسلمان نکاح ہندو پھیرے کہتے ہین انکا کون طریق ہے
ان مین کیا کہتے ہین۔ ج مسلمانون کے نکاح ہندؤنمین پھیرے انمین سرجوڑی
کہتے ہین دونون کو ملا دینا۔ س ہندو بید مسلمان قرآن نکاح کے وقت پڑھتے
ہین یہ کیا پڑھتے ہین۔ ج یہ وید پڑھ کے ایک دوسرے کو ایجاب قبول کراتے
ہین س مسلمان کے عید ہندو کے بیساکھی۔ انکے دن کا کیا نام۔
ج ہر سال پچم ہاڑ کو جگ بالمیک صاحب س بالمیک کا نوش کیا تھا۔ ج
حقیقت نیوشش زبان خاموشش۔ س خوراک اونکی کیا تھی ج گوشت خود
س معاشش اونکا ج بلا مکرو فریب اور بلا تلاش۔ س لقمہ اونکا کیا تھا
ج صبر سنتوک س آسودگی کیا تھی ج آزادگی۔ س گذران اوقات
ج لاطمع لاجمع س آئین کیا تھا ج مسکینی ہمیشہ س مال کیا تھا۔
ج خاموشی س دولت کیا تھی ج فرحت وجود س ہوشش کیا تھی۔
ج حق پر ہمیشہ قادر رہنا۔ س اونکا گرو کون تھا ج وہ آپ ہی گرو تھے
جیسے آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ لوطؑ۔ یعقوبؑ۔ موسٰےؑ۔ عیسٰےؑ۔ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم جس قدر پیغمبر ہوئے ہین یہ سب صاحب مذہب تھے ایسے ہی ہندو دین رکھی

اوتار وغیرہ گذرے ہین یہ بہی سب صاحب صاحب طریق تہے - دیکہو بادشاہ کی سب رعیت ہوتے ہین بادشاہ کسی کی رعیت نہین ہوتا فقط رب صاحب کے غلام ہوتے ہین صاحب کیسکا غلام نہین ہوتا -

س خیال کیا تہے ج فارغ ہونا قیل وقال سے - س کمالات کیا تہے ج نفی کرنی غیر کی اور اثبات کرنا حق کا س خیرات کیا کرتے تہے - ج ہدایت اور رہنمائی حقیقت - س وصال اونکا کیا تہا - ج از خود فراموشی س خوش طبعی کیا کرتے تہے ج برہنہ سوال تصوف کرنا - س مطلب اونکا کسطرح سر انجام ہوتا تہا ج بے مطلبی سے تمام صورت ہمیں طریقت اونکی کیا تہی - ج باحقیقت ہونا - س حقیقت اونکی کیا تہی ج طریقت خاص سے - س معرفت اونکی کیا تہی ج حقیقت پر عمل کرنا س دشمن اونکا کون تہا ج نفس بندر - س دوست اونکا کون تہا - ج جو مطلب دنیا کا نہ لا دے اور تصدیعہ نہ دے - س پیر اونکا - ج مرید رشید - س لال بیگ کون تہا - ج پادشاہون کی اولاد قوم کا مغل بالمیک کا مرید رشید - س پدر اونکا - ج رہنما رکامل - س برادر اونکا - ج - عامل س بحث اونکی - ج عاقبت بخیر ہمیشہ سلامت س سلامتی اونکی ج امن وامان - س دستور کیا تہا ج جو کہنا سو کرنا سو کرنا سو کہنا - س زندگانی کیا تہی ج یاد حق اور شکر حق - س پادشاہی کیا تہی - ج بے پرواہی وخود آگاہی -

مفصل بیان طریق

اور تمہاری قوم مین کوئی ملان کو بُلاکر نکاح پڑہاتا ہے کوئی برہمان سے
پہیرسے اور لاوان دلاتا ہے یہی بے دینی اور بے دہرمی ہے کوئی
کسی رستہ پر اور کوئی کسی رستہ پر۔ دین دہرم اسکا نام ہوتا ہے جس ذات
کی ایک ہی راہ و رسم ہو نہ کہ جدا جدا۔ ہندو مسلمان سے جو دریافت کیا
نکاح کسکو کہتے ہین تو کم نہین بتلاسکتے فقط ایک ایجاب قبول کا نام ہے
وہ اسکو قبول کرتے وہ اسکو قبول کرتے درمیان فقط یہ بات ہے اور جو
پڑہنا پڑہانا ہے وہ آدمی کا اختیار ہے کم پڑہے یا زیادہ۔ دراصل ایجاب
قبول کا نام پہیرے اور نکاح ہے۔ مسلمان نکاح کہتے ہین۔ ہندو پہیری
طریق بالمیک مین سرجوڑی مشہور ہے تم بہی سرجوڑی اسطرح پر کرو
یعنی لڑکا اپنی رضا اور رغبت سے اُن آدمیون کے روبرو جو برادری کے
جمع ہون قبول کرے اور کہے کہ مین اپنی زندگی تک اسکو اپنے سے
جدا نہ کرونگا۔ ایسا ہی لڑکی سے کہے کہ مین نے اپنی خوشی قبول کیا اپنی
زندگی مین اس سے جدا نہین ہونگی۔ نکاح اور پہیرے اور سرجوڑی
اسی بات کا نام ہے اور جو اور پڑہتے پڑہاتے ہین وہ اپنے طریق
کی نماز اور بندگی ہے تم بہی اسرجوڑی کے وقت نیت خیر اور دید
لڑکے اور لڑکی سے پڑہایا کرو اور جو رسوم شادی کی ہین جیسے کہانا کہلانا

اور داج دہیج دینا اور لڑکی کو زیور پہنانا یہ سب اپنی اپنی توفیق کا موجب ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے۔ الا قرض لیکر فضول خرچی کرنی اچھی نہین فضول خرچی بہت خراب بات ہے عزت دار کو بے عزت کر دیتی ہے

مُردے کو پہلے اچھی طرح پانی اور صابون سے صفا کرو اور سفید کپڑے مین لپیٹ کر اوٹھا لیجاؤ اور منزل مین سب اپنا کلمہ پڑھتے جاؤ اور قبر سے بیس پچیس قدم کے فاصلہ پر مردہ کو رکھکر وید پڑھو تاکہ میت اوسکی پاک ہو جاوے اور قبر اوتر پچھم لنبدے چوڑے ہووے۔ سر لنبدے کیطرف اور پیر اوسکے چوڑے کیطرف دفن قبر مین کرو۔ الا قبر گہری ہو۔ کسواسطے کوئی مردار خور بجو کتا قبر کو کہود کر مردہ کو خراب نہ کرے اور دفن کے وقت تمام اہل برادری کو مدد دینا واجب ہے۔

اور مردے کے جلانے سے ایک تو کراہت آتی ہے۔ دوسرا بدبو پھیلتی ہے تیسرا مردے کی بیحرمتی ہوتی ہے۔ چوتھے ایک قسم کی بے رحمی پائی جاتی ہے۔ اور خیرات کرنا بھی ایک رکن ایمان کا ہے اور خدا خوفی پر دلالت رکھتا ہے۔ اور خیرات کا مقدار اپنی ذات سے کوئی غریب مسکین واندہا دیتیم ہو جو کسی کام کرنے کے لایق نہ ہو اوسکی پرورش کرنا چاہیئے کہ واجبات سے ہے اسی کا نام دینداری اور حسیمی ہے اور ایک روز ہر سال یعنی جگ کیا کرو اوس روز برخلاف جگ نہ کیا کرو اور جو اسکے برخلاف کریگا اوسکا جگ کبھی سپورن نہ ہوگا۔ علاوہ اسکے وہ طریق بالمیک مین نہ گنا جاوے گا۔ مناسب ہے کہ ہم ناڑ کو

یعنی دس روز ماہ ہاڑ کو جگ کیا کرو اس دن سے آگے پیچھے نہ کرو جیسے
مسلمانوں کے عید مند میں بھی ایک روز پر کرتے ہیں تم بھی ویسا ہی کرو اگر نہ
کرو تو پر یعنی یکم ہاڑ کو جگ کیا کرو۔ اور اس روز ایک جگہ کھانا پکاؤ
کہ اس میں بہت خرابی اور بے انتظامی ہوتی ہے آپ لوگوں کو بخوبی معلوم ہے
اول آرد یعنی آٹا جمع کرتے وقت لڑائی اور فساد پیدا ہوتا ہے۔
دویم تقسیم کرتے بہت ہی خرابی پیدا ہوتی ہے اسواسطے حکم ہے
ہر ایک لال بیگ اپنی توفیق موجب اپنے اپنے گھر جو مرضی ہو کوئی شکر یا کچی کی
شیرینی پکاوے اور ایک برتن کھانے کا اول دربار پر چڑھا کر ناموس
کو دیوے۔ اور جو چن دان کرنا ہو وہ بھی اسی روز کرو اور روشن اور گیارا ان
بجے دن کے درمیان سب برادری جمع ہو کر ناموس پیچھے ڈنڈ کرکے ایک
دوسرے کے ساتھ بغل گیر ہو کر دن مبارک کہو اور خوشی کرو اور اس روز تعطیل
کام وغیرہ کی کرنی مناسب ہے کہ اپنے سال کا دن ہے۔
اور ہر ایک کہنا سیکھے بالمیک صاحب کا دربار پختہ بناؤ اگر پختہ کرنیکی
توفیق نہ ہو تو کچا بناؤ اور ادب کی جگہ بناؤ۔ دیکھو ہندو مسلمان اپنے
پیر گرو کی جگہ کا کیسا آداب کرتے ہیں تم لوگ جگہ کا ادب نہیں سمجھتے اسواسطے
تم [illegible] پر [illegible] اور نحوست کا غلبہ ہے جب تم اپنے پیر کی جگہ کا آداب
[illegible] خود تمہارا آداب ہوگا اور [illegible] سب دور ہونگے۔ اور جب تم بکرا
[illegible] ہندو [illegible] جگہ ذبح کرو تو اپنے ہاتھ سے کرا کرو
اور [illegible] وقت یہ حرف [illegible] بھی ایک پڑھ کے ذبح کرلو

درست ہے اور بغیر جلال اپنے کے دوسرے سے مت کراؤ
کسواسطے جنگ بالمیک صاحب کا کرنا اور جلال مسلمان سے کرانا بعید از
عقل ہے۔ اور واضح ہو کہ واقعہ ۱۵ اگست ۱۹۲۶ء خاص موضع گردھوال ضلع
ہوشیارپور میں مسمی کولی اور بوٹی کہ جو برادر حقیقی ہیں ان دونوں نے اپنی
والدہ مسماۃ شوبان کی روٹی بڑے زور شور کی بڑی دل کی فراخی اور
کمال حوصلہ سے یہ کار خیر سرانجام کو پہونچایا تھا کہ سب ہندو مسلمان عورت مرد
آفرین آفرین کہتے تھے۔ خاص کر کے ذات بھائی سب خوش رہے
ہر کسی کا کام نہیں۔ اور بہت لوگ برادری کے یعنی ذات کے سب علاقوں
کے جمع تھے اور یہ مسکین مولائی میرزا امام الدین وہاں موجود تھے سب کو
ہدایت بالمیک صاحب کرتا رہا اور جنگ کی بابت کہا گیا۔ ایک روز مقرر
پر جنگ کرو تاکہ یہ بھی دین چوتھے جنگ میں روشن اور آباد ہو سب نے منظور
کرلیا اور کہا مولائی صاحب اس خبر فیض اثر کو چھپوا کر مشتہر کرادو کہ ہم اسی
روز جنگ کیا کرینگے اور جو اسکے برخلاف کیا کریگا اونکو ذات برادری علیحدہ
سمجھکر دور تارا اور اسکے ساتھ دور کیا جاویگا سب کا نام اور العبد اس کتاب میں
مندرج ہیں اور ۱۵ تاریخ ہاڑ کو ہر سال خاص قادیان متعلقہ ضلع گورداسپور
میں میلہ بنام بالمیک کیا جاتا ہے اور وعظ اور نصیحت اور [illegible] جات
سے ہیں وہ سمجھائے جاتے ہیں اوس روز بھی آنا آپکا ضرور مثل زائرین
چاہیئے۔ اس جگہ کو بڑا بھاری اپنا تیرتھ سمجھو کہ بموجب حکم عالیہ بالمیک صاحب
کے جھنڈا لگایا گیا ہے اسجگہ کا آنا اپنے اوپر میں فرض جانکر پوجا اور درشن کرو

اور مراداں دلیاں پاؤ اور حکم ہے عنقریب تمہاری قوم لال بیگیان کے
لیئے بہتری کا نمونہ یعنی دربار بالمیک صاحب کا مثل دربار گورو گوبند سنگھ
جو اس زمانہ مین امرتسر مین اوس قوم کی توجہ سے زیب تعمیر پاکر ملکون مین مشہور
ہو کر قوم سکھوں کے لیئے باعث فخر اور عزت کا ہو رہا ہے۔ عجیب
غریب قطع سے دربار بالمیک صاحب بتوجہ قوم لال بیگیان کے تیار
ہو جاویگا انشاء اللہ تعالے۔

اور یہ حکم ہے۔ ایک دوسرے کے کاروبار اور سبب مین دخل ند دیہی بڑا بہاری
باعث تمہاری بے زتی اور عدم ترقی کا ہے ایک دوسرے کے سبب
مین دخل دینا برا سمجہو۔ ہندو قوم کی کیا عادت بہاؤ اور نرخ مین اتفاق
رکہنا۔ جیس سیر غلہ بکتا ہے اوسی روز پندرہ سیر بیچ سکتے ہین کسطرح نرخ
اور بہاؤ سبنے ایک کرلیا جس دوکان پر خریدگیا پندرہ سیر سبنے بتلایا تمام
بازار پہر کرہ اسیر ہی خرید کیا۔ اسیواسطے آپکو کہا جاتا ہے کہ ایک دوسرے
کے سبب مین مت دخل دو اس بات کا سب قوم کو فایدہ اور آرام ہے
دخل دینے مین سب کو تکلیف اور بے آرامی پائی جاتی ہے۔

اور چراغ جمعہ کے روز کرنا مناسب ہے اور نقارا ہر ایک دربار بالمیک
صاحب پر رکہنا اور دونو وقت بجانا اور دونو وقت ڈنڈکرنا اور سال بعد
پہلی ماگھ کو تمام قوم لال بیگیان کو اُس جگ کا کرنا اور دربار یعنی جگہہ بالمیک
صاحب باادب بنانے اور ادب رکہنا مین فرض سمجہو اور اپنی اولاد کو اول
علم پڑہاؤ اور اچہے اچہے کسب سکہلاؤ اور اپنے مذہب سے تعلیم واسطے تیار کراؤ

اس میں سرکار دولت مدار بھی امداد دیوے گی۔ ؎

عرصہ دو سال کا گذرا ہے میرے کہنے سے پیرو جمعدار خواجو جمعدار سنگلی پشاوری نسلان فسلان نے ساکن چھاونی فیروزپورے سرکار میں درخواست دی صاحب بہادر نے ایک ہزار روپیہ اور جگہہ بیچ چھاونی کے عنائیت کی اور ان لال بیگیوں کو شاباش اور آفرین پہونچے انہوں نے اپنے پاس سے روپیہ فراہم کرکے وہاں دربار صاحب اور مدرسہ پختہ تیار کر لیا۔ اب تمام علاقہ فیروزپور کا وہاں جمع ہوکر وندنا کرتا ہے اور لڑکے پڑھتے ہیں مبارک ہو اوسکو ایسا جو کرے اوسکو مدد سرکار سے مل سکتی ہے۔

اے بھائی لال بیگیو کمر ہمت کی باندھو عبادتگاہیں اور مدرسے تیار کرو اور کراؤ ؎

مشکلے نیست کہ آسان نشود   مرد باید کہ ہراسان نشود

اگر اچھے اچھے کام کروگے اشراف اور صاحب دین کہلاؤگے اور سنو اور معلوم کرو کہ یہ چوتھا جگ ہے اسکی تاثیر اور اثر یہ ہے کہ جو مذاہب برخلاف قانون قدرت کے رواج پاکر مشہور ہوچکی ہے وہ یہ ہے ضد اور تعصب اور بخل اور شرک گروہ بڑے ہوتے ہین یہ سب کا ناس ہوگا عرفان اور گیان کا ظہور ہوگا۔ اخلاق اور محبت اور ہمدردی کا درخت بڑھے گا مذہبی جھگڑا سب دور ہوگا تمام کاروبار بڑھجاویگا بدفعلی دور ہوگی علم اور عقل کی روز بروز ترقی ہوگی اور جو ہندوستان

اور بد رسومات سب دور ہون گی یقین کرو۔ مثل تو مثلاً ہندؤن مین ایسے
ہندو پیدا ہو رہے ہین کہ بت پرستی کو دور کرتے ہین۔

غزل عمدہ

اے میرے سجن عیاشی بت پرستی چھوڑ دو
اس دل ناپاک سے بیجا درشتی چھوڑ دو
مورتی پوجن نہین انسان کو واجب عزیز
اے امیر الخلق حیوان پردہ سختی چھوڑ دو
جز خدا کے اور کو سجدہ نہین کرنا روا۔
یہ نہین کہتا پیارے نیک بختی چھوڑ دو
جو کوئی منکر ہووے اُس خالق بیچون سے
ہم نشینی منکروں کی گانون بستی چھوڑ دو
اے برہم دہاری ہمیشہ یاد خالق مین رہو
بُغض کینہ چھوڑ دو ملت کی مستی چھوڑ دو

خیال فرماؤ ہندو بیان کہیں سا اور یہ چھوٹا چھوٹا عام ہندؤن نے ظاہرا
طور پر بن آئی بنا رہے ہین یہ بھی ان عاقلون مین ہین اور نہ ان باتون
کو پسند کرتے ہین اور نہ مانتے ہین کہ پیچھے آدمی اور قسم کے تھے قدو
قامت انکا لانبا تھا اور سرا دنیکے ئے تھے اور ہاتھ اور پیر بہت تہے
اور سمی اگست منی نے سمندر کے ٹالی چلو کرکے پی لیا سب مبالغہ
جانتے ہین۔ مسلمانون مین ایسے صاحب مسلمان پیدا ہو رہے ہین مذہب

اُنکو کچھ چیز اور کسی قسم کا البتہ تصور بھی نہین یہ سب لغو اور فضول باتٓ اپنی آپکو عظیم مقاصد تصور کرکے فرماتے ہین جسقدر یہ مذہب اور فرقہ قوم مسلمان مین منقسم ہو رہے ہین آنحضرت صلعم کے وقت ایک نہ تہا۔ اور نہ کوئی مخصوص گروہ اور نہ کوئی وہابی اور بدعتی تہا اور نہ کوئی شیعہ سُنی تہا اور نہ کوئی حنفی اور شافی اور نہ کوئی مقلد اور غیر مقلد۔ فقط سیدہے سادے طور پر مسلمان حکمت آمیز اصولون پر چلتے تھے غرض کوئی مذہبی بکھیڑا نہ تھا۔

اور یہ کہتے ہین آج کل اسلام ہماری قوم کے عالمون اور فاضلون نے ذاتی کاوشون اور غرضون کو مذہبی معاملات کی صورت اور پیرایہ مین لاکر مسلمانون کی مفارقت کا باعث ہوتے ہین اور انکی مواعظ اور نصیحت اور عبادت کا جزو اعظم نعوذ باللہ ایک دوسرے کو کافر اور مرتد بنایا تہا۔ اور ان باتونکو بھی پوچ اور لغو جانکر مانتے نہین وہ یہ ہین کہ حضرت علیؓ نے ایک کمان کے گوشہ سے چودہ طبق اولٹ لیئے۔ اور پیر دستگیر نے ایک کشتی باران سال کے بعد ڈوبی ہوئی نکالی۔ اور محمد صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر آسمان کو گئے اور فرماتے ہین اسلام کسی کبوتر پرند چرند درند کا نام نہین اور نہ کسی برتن چاندی سونے پیتل کا نام ہے اسلام اسکو کہتے ہیں کہ اپنی نیکی کیطرف توجہ کرنا اور برے کام سے بچنا خیال نہ کرنا ہے کون مذہب رہا ہے مطلب ان باتوں سے قوم عیسائی مین نسبت طبیعی منقسم ہے۔

سواے بھائی لال بیگیو دیکھو دوسرے جسقدر مذہب اور طریق ہین بنائی
سے بن جاتے ہین۔ اور جس قوم نے ترقی پائی ہے طفیل طریق اور انتظام
اور آئین سے پائی۔ اور ہر ایک نے اپنا اپنا انتظام رکھا ہوا ہے تم بھی
رکھو۔ دیکھو محمدی دین آئین کی کس نے روشنی اور ترقی کی ہے
دیکھو عیسائی مذہب کی کس نے ترقی اور آبادی کی یعنی قوم عیسائیون نے
دیکھو برہمان کرشن کے طریق کو کس نے پھیلایا ہندوؤن نے۔
بالمیک کے طریق کو کس نے سست اور گم کردیا بالمیکیان نے۔
افسوس صد افسوس۔

شعر

ایسی عقل و تمیز دانش پر — رونا واجب ہے ہمیں اے یارو

تم لوگ مرنا جینا شادی غمی سب کرتے ہو یہ بھی کرو کہ تمہارا
طریق ہے۔ اس ہدایت پر عمل کرنے سے کل قوم لال بیگی مہذب
ہوکر بہرہ یاب ہو جاوے گی۔

نظم

فصاحت سے ہمکو نہ کچھ غرض ہے — بلاغت سے ہمیں نہ کچھ فرض ہے
تعصب کو دل سے میرے دور کر — پڑھے جو کوئی دل سے منظور کر
کلی معرفت اوس پہ کھل جائیگی — سب آوارگی اوسکو بہل جاویگی
میری یہ عرض ہے سب کیجئیو تمیں نصاف — خطا کو میرے آپ کرنا معاف

تمام شد

واضح ہو کہ میرا جہاں تک بس چلا اس قوم کی بھلائی کے واسطے زور لگایا کہ تم لوگ جو سوئے پڑے ہو جاگو کہ تمہاری بہتری کا زمانہ آیا۔ اور اپنے اوپر تکلیف سفر اوٹھاکر ہر ایک شہر اور گاؤن مین اس خبر فیض اثر کی سنا دی۔ چھوٹے بڑے کو سمجھاتا اور سناتا ہون جس کسی نے یہ سنی ہے منظور فرماکر الحمد اور شکر جناب الٰہی مین گذرانا اور کہاکہ یہ بات خاص ہمارے گھر کی اور فائدہ دوجہان کی ہے۔ دوسرا نہ کہین جانا پڑا اور نہ کہین آنا پڑا اور نہ کسی غیر مذہب کی پیروی کرنی پڑی اور نہ کسی کو بُرا بھلا کہنا کہانا پڑا فقط بجائے خود ہوشیار ہونا خواب غفلت سے پڑا۔ کیا خوب مزا ہوا۔ اِسلئے کہ ہمارا دین آباد ہوا۔ العبد منظور کرکے سب بہائیون اور ونکو اطلاع دینے میں اس بات کو ماتھہ سے نہ چھوڑد باقی دین سالک بع

چوہدری گہلو ولد دہونکلیا ساکن امرتسر چوک پاسیان۔

چوہدری امیرا ولد کنھو ساکن امرتسر لاہوری دروازہ

چوہدری نقیبر ولد دولا ساکن امرتسر گروالی دروازہ

چوہدری بدھا ولد پریان ساکن امرتسر کٹرہ شیر سنگھ

چوہدری بدہو ولد راما امرتسر دروازہ رام باغ وغیرہ

چوہدری تابو ولد مجا ساکن امرتسر کٹرہ لوہ گڈھ دروازہ

چوہدری سنتا ولد سوبا امرتسر کٹرہ مہان سنگھ

چوہدری ماہیا ولد وزیرا ساکن امرتسر کٹرہ مہان سنگھ

چوہدری جیون ولد جو ہدا ساکن چوہدری دسن ساکن مفع
چوہدری گنڈ و سکنہ ویرکہ چوہدری گنڈ و ساکن سلطان ونڈ خاپنور۔
چوہدری آلو سکنہ بوتالہ چوہدری روپہ ساکن بوتالہ
چوہدری راماں وکونہ دجیون و بدھا ساکن قادیان خاص
چوہدری نیاا و دونا پسران چوہدری روپہ بہادر ساکن لیل کلاں۔
ستاماں ساکن بل چوہدری سنگتا ولد الو چندو ولد با نا گاہیا
چوہدری دولو صاحب ساکن کرتارپور۔ چوہدری تہو ولد لو
پیرو بدھا چوہدری تابا چوہدری جیوا خوشالا ساکن خاص کھو تھلہ
چوہدری مولی شاہ چوہدری پھولا خیراتی ساکن بستی شیخ درویش
چوہدری رانجھا ساکن بستی دانشمندان چوہدری پولا
ساکن بستی غذان۔ چوہدری سہیلا ولد سنت۔ چوہدری
دیبو ولد سنت۔ چوہدری بدھا ولد سنت چوہدری ہتو ولد بہل
چوہدری جھنڈو چوہدری سندہی خاص ساکن جالندھر
چوہدری سنیہ ولد گاجی چوہدری میا ولد قادا ہتو ولد گلاب دوگر
ساکن سلطان پور خاص۔ چوہدری گوندا ولد بودل ساکن
لوہیان چوہدری نہالا ولد عیدا ساکن دولیہ
چوہدری سندو ساکن تلونڈی۔ چوہدری تابا ولد کالو سلطانی جواہر
چوہدریان مسیہان۔ چوہدری بھوپا ولد بوٹا ساکن کانگڑان
چوہدری میگو ولد کانبہ ۔۔۔ ہتو چوہدریان خاص تحصیل نکودر۔

چوہدری سنتو سائیں وتا سندھی شاہ ساکن گنیان خاص
چوہدری کوڈو ولد راہی وآگھی رُلیا ساکن شاہ کوٹ خاص۔
چوہدری جھنڈو۔ چوہدری تابا ساکن چھاؤنی صدر بازار جالندھر
جمن جمعدار چھین جمعدار۔ منگلی جمعدار۔ ہیرا جمعدار۔ کھلو جمعدار رسالہ
ہلاسی جمعدار رسالہ ساکنان چھاؤنی سیالکوٹ۔ دیوا جمعدار ساکن
چھاؤنی سیالکوٹ۔ چوہدری خوشحالا ولد گلاب ساکن سنسارپور
کاہنا ولد موڑو۔ کالو سائیں وتا۔ خیراتی۔ خوشحالا ولد سائیں۔
ساکنان سنسارپور۔ دلو چوہدری ولد کاکا۔ دت چوہدری ساکن
پھولیوالہ۔ چوہدری سائیں وتا۔ گنیہا ساکن جوہی خورد۔ چوہدری بوٹا ساکن شاہ پور
چوہدری ودتو۔ چوہدری بساوا۔ بابو ولد لہنا۔ بوٹا ولد سائیں۔ وسائیں ساکن شانگر۔
چوہدری نہالا۔ میا ولد ٹہلو ساکن لتبر۔ چوہدری بوجا۔ نہالا۔ شاہ بخش رسورج ....
ساکن نور محل۔ چوہدری تولا۔ خوشحالا۔ ساکن بلگہ۔ چوہدری نہتو کاہیا ساکن ....
چوہدری دولو۔ بانا۔ جیونا۔ تانی ساکن خاص پھلور۔ چوہدری رُلیا۔ نگاہیا سلامتیا۔ نورا
چوہدریان خاص شہر لودہانہ۔ چوہدری جھنڈو ولد مہیگا۔ ہیرا۔ باگا۔ بڈھا۔ بھیکھا۔
میران بخش۔ عمر۔ کالا۔ وزیرا۔ چوہدری جھنڈو۔ کھمن۔ جواہر۔ الٰہی بخش ساکن لاہو
چوہدری پیرا ساکن لاہور۔ چوہدری فتو ولد گھیلا۔ جیون۔ واصل ولد سادھو
چوہدری پیرو جمعدار دینا ولد منگتا۔ جہان ولد وسیرا۔ شمیرا ساکن شہر فیروزپور
سدرا چوہدری۔ قادا سنگھ۔ خواجہ جمعدار منگلی جمعدار سنتو جمعدار پشاوری چوہدری
گنگو سردار ساکنان چھاؤنی فیروزپور۔ چوہدری جیوا ولد کاہنا۔ دولو ولد جیوا۔ پیرا نند تا جمعدار

بڈوو بدو۔ ساکنان بٹالہ خاص۔ چوہدری باگھ ولد بان عمرا ولد مہلا۔ گھسیٹا
گنجا چوہدریان نارووال ضلع سیالکوٹ۔ چوہدری ہیرا ولد تصدی۔ گھسیٹا ولد ڈھونڈا
لہنا ولد مرزا۔ ساکنان خاص گورداسپور۔ چوہدری آتا۔ سنتا۔ گاہیا۔ بنا۔
دکاکا چوہدریان ساکنان ہوشیارپور۔ چوہدری بوٹا ولد مانا۔ بوٹا۔ جواہر۔ گجو وغیرہ
ساکنان رہانہ۔ چوہدری سنتو۔ کوتی ساکنان گڈہ۔ چوہدری کالا۔ جہیا
بادو وغیرہ چوہدریان خاص خانپور۔ چوہدری نتا ولد گھوگا۔ سنتا۔ جہنڈ جیودار
دلیپ بدیتا۔ رلا۔ شادی۔ چوہدریان۔ راہون۔ چوہدری پہنگا۔ ہیرا۔ دتا
نہالا۔ میلو ولد نہالا۔ نہالا ولد بولا۔ کاکا چوہدریاں خاص گڈہ شنکر۔
چوہدری رادہا ولد روڈا۔ مہتاب منگت ساکنان خاص بنگہ۔ چوہدری رلا
ولد گوکہا۔ دتو وغیرہ ساکنان خاص نوانشہر۔ چوہدری سنتا مالو سدکا لو
وکوڈا ساکن گورداسپور۔ چوہدری گھسیٹا و نتھو۔ میا ساکن راجووال
نہالا شیرپورکا۔ گھسیٹا دمیہ چوہدری ساکن علاولپور۔ ویرو ورلا چوہدری
ساکن آدم پور خاص۔

علاوہ اسکے جو جو چھوٹا گاؤن ضلع ہوشیارپور و ضلع جالندہر و فیروزپور و ضلع
گورداسپور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ و خاص لاہور مین ہین منظور کر کے العبد کردی ہے